Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۳۰ رجب ۱۳۹۹ھ ، ۲۶ احسان ۱۳۵۸ ہش ، ۲۶ جون ۱۹۷۹ء | نمبر ۱۴۳

# اخبارِ احمدیہ

(ربوہ ۲۶ احسان (جون)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کل کی آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

---

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت پہلے سے بہتر ہے البتہ بلڈ پریشر کی شکایت ہے۔

احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

---

میرے خاوند مکرم سعید صاحب ایس ای کا تبادلہ راولپنڈی ہوگیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نئی جگہ انتہائی مبارک اور ترقیوں اور خوشیوں والی ثابت ہو اور مولیٰ کریم صحت و مسرت اور کامیابیوں والی لمبی عمر عطا فرمائے۔

(سیدہ نسیم سعید)

---

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم آر تو ایم اے ملازم بی۔ او۔ اے۔ سی حکومت برطانیہ کی طرف سے نیوزی لینڈ کے شہر آک لینڈ میں اڑھائی تین مہینے کے کورس پر گئے ہیں۔ جملہ قارئین سے اس کورس میں نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خواجہ صفی الدین قمر انسپکٹر بیت المال
گوجرانوالہ

---

## زکوٰۃ فلاح و کامیابی کی کلید ہے

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۝ (مومنون)

ترجمہ (کامل) مومن اپنی مراد کو پہنچ گئے۔ وہ مومن جو اپنی نمازوں میں عاجزانہ رویہ اختیار کرتے ہیں اور لغو باتوں سے اعراض کرتے ہیں اور زکوٰۃ باقاعدہ ادا کرتے ہیں۔ ایسے مومن دنیا اور آخرت میں ہر لحاظ سے کامیاب ہوں گے۔

صاحب نصاب احباب و خواتین کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنی واجب الادا زکوٰۃ کی رقوم جلد از جلد مرکز میں ارسال فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ سب بھائیوں اور بہنوں کو فرائض کی ادائیگی کی توفیق بخشے اور دین و دنیا میں فلاح و کامیابی سے نوازے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

---

## بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

# جو لوگ خدا کے پیارے ہوتے ہیں ان پر ضرور تکالیف اور ابتلاء آیا کرتے ہیں

## درحقیقت ابتلاء بڑی رحمت کا موجب ہوتے ہیں

### ارشادِ باری تعالیٰ

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ۗ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۝ (البقرہ آیت ۱۵۶)

ترجمہ:۔ اور ہم تمہیں کسی قدر خوف اور بھوک (سے) اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی (کے ذریعہ) سے ضرور آزمائیں گے۔ (اے رسول!) تو (ان) صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دے۔

### حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ: يَحْكِيْ نَبِيًّا مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ ضَرَبَهُ قَوْمُهُ فَاَدْمَوْهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِيْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ (متفق علیہ)

ترجمہ:۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ انبیاء علیہم السلام میں سے ایک نبی کو آپ کی قوم نے مارا، انہوں نے اُسے لہولہان کر دیا۔ وہ نبی اپنے چہرے سے خون پونچھتے تھے اور دعا کرتے تھے اے اللہ میری قوم کو بخش دے یہ جانتے نہیں۔

### ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"جو لوگ خدا کے پیارے ہوتے ہیں ان پر خدا کی طرف سے ضرور تکالیف اور ابتلاء آیا کرتے ہیں۔.... جس قدر ابتلاء ہوتا ہے اُسی قدر انعام بھی ہوگا۔ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۱۰)

"جو کچھ ہو رہا ہے ارادۂ الٰہی کے موافق ہو رہا ہے۔ ضروری تھا کہ یہ لوگ اپنے ہاتھوں سے ان آثار کی صداقت پر مُہر لگا دیتے جن میں لکھا ہے کہ مہدی موعود کے وقت بڑا شور برپا ہوگا اور اس کو سلف و خلف کے خلاف باتیں بنانے والا کہہ کر کافر ٹھہرایا جائے گا۔ اُس وقت ہمارے احباب کو ایسا ہی صبر کرنا چاہیئے جیسا کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحابؓ نے مکہ معظمہ میں کیا۔ کوئی حرکت اُن سے ایسی سرزد نہ ہوتی جو انہیں حکام تک پہنچاتی۔ اس وقت کسی پر بھروسہ نہ کریں کہ فلاں شخص ہماری مدد کریگا۔ یاد رکھیں اسوقت خداوند جل و علاء کے سوا کوئی مربی و نصیر نہیں۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۱۸)

"درحقیقت ابتلاء بڑی رحمت کا موجب ہوتے ہیں کہ ایک طرف عبودیت مضطر ہو کر اور چاروں طرف سے کٹ کر اُسی اکیلے مسبب ساز کی طرف توجہ ہو جاتی ہے اور ادھر سے الوہیت اپنے فضلوں کے لشکر لیکر اس کی تسلی کیلئے قدم بڑھاتی ہے۔ میں ہمیشہ یہ سنتِ انبیاء علیہم السلام اور سنت اللہ میں دیکھتا ہوں کہ جس قدر اس گرامی جماعت کی رأفت و رحمت ابتلاء کے وقت اپنے خدام کی نسبت جوش مارتی ہے آرام و عافیت کے وقت وہ حالت نہیں ہوتی۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۱۷)

پبلشر:۔ مسعود احمد، پرنٹر:۔ سید عبدالحی، مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۳۰ رجب ۱۳۹۹ھ

۲۶ احسان ۱۳۵۸ ہش

۲۶ جون ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# نادانی کا آئینہ دار غلط اندازِ فکر

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں متعدد جگہ مال اور اولاد کا یکجائی طور پر ذکر کر کے ان دونوں کو انسان کے لئے فتنہ قرار دیا ہے۔ مثال کے طور پر ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّمَآ اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَۃٌ ؕ وَاللّٰہُ عِنْدَہٗٓ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۝

(التغابن آیت ۱۶)

ترجمہ:۔ بے شک تمہارے مال اور تمہاری اولادیں ایک فتنہ ہیں۔ اور اللہ کے پاس بڑا اجر ہے۔

اِس آیت سے یہ تو ظاہر ہے کہ مال اور اولاد کا فتنہ انسان کو ایک بہت بڑے اجر سے محروم کر دیتا ہے۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ فتنہ کیا ہے؟ اور اُس فتنہ کا بیک وقت مال اور اولاد سے کیا تعلق ہے؟ اور یہ کہ وہ بڑا اجر کیا ہے جس سے یہ فتنہ انسان کو محروم کر دیتا ہے؟ اِن سوالوں کا اللہ تعالیٰ نے اگلی آیات میں جواب دیا ہے اور وہ یہ ہے کہ اولاد کی محبّت ایک فطری چیز ہے لیکن انسان جب اِسی محبّت میں غلو سے کام لیتا ہے تو وہ ساتھ ہی مال کی محبّت میں گرفتار ہو کر اسے خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی بجائے بخل کے مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ وہ مال کو اِس خیال سے جمع کرنا شروع کر دیتا ہے کہ یہ اولاد کے کام آئے گا۔ وہ سوچنے لگتا ہے کہ اگر میں نے اسے خدا کی راہ میں خرچ کیا تو میں محتاج ہو جاؤں گا اور میری اولاد در بدر ٹھوکریں کھاتی پھرے گی۔ چنانچہ مال اور اولاد دونوں مل کر اس کے لئے فتنہ بن جاتے ہیں اور وہ انفاق فی سبیل اللہ سے منہ موڑ کر اپنے آپ کو اِس کے عظیم الشان اجر سے محروم کر لیتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے ایسے بخیل اور عاقبت نااندیش لوگوں کا یہ اندازِ فکر سمجھ بوجھ اور ہوشیاری کا نہیں بلکہ سراسر ان کی حماقت کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ کیونکہ اگر وہ بخل سے کام نہ لیں اور مال کا ایک حصّہ خدا کی راہ میں خرچ کریں تو خدا تعالیٰ جو بہت قدردان ہے نہ صرف یہ کہ انہیں مغفرت سے نوازے گا بلکہ ان کے مال کو اِس دُنیا میں بڑھا دیگا حتّٰی کہ اس میں ڈھیروں ڈھیر اضافہ کر دے گا۔ وہ بخل سے کام لے کر خود کو مغفرت سے اور اولاد کو جس کی محبّت میں وہ گھُل رہے ہوتے ہیں مال میں اُس ڈھیروں ڈھیر اضافے سے محروم کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ حماقت نہیں تو اور کیا ہے؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی حماقت کو واضح کرنے کے لئے فرماتا ہے:۔

اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا یُّضٰعِفْہُ لَکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ؕ وَاللّٰہُ شَکُوْرٌ حَلِیْمٌ ۙ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۝

(التغابن آیات ۱۸، ۱۹)

ترجمہ:۔ (اے لوگو!) اگر تم اللہ کے لئے اپنے مالوں میں سے ایک اچھا حصّہ کاٹ کر الگ کر دو (یعنی اسے خدا کی راہ میں خرچ کرو) تو وہ اُس حصّہ کو تمہارے لئے بڑھائے گا اور تمہارے لئے بخشش کے سامان پیدا کرے گا۔ اور اللہ بہت قدردان اور ہر بات کو سمجھنے والا ہے۔ وہ حاضر اور غائب (یعنی حال اور مستقبل دونوں) کو جانتا ہے اور غالب اور حکمت والا ہے۔

اِس امر کا ذکر اللہ تعالیٰ نے ایک اَور جگہ کیا ہے کہ وہ اس کی راہ میں خرچ کئے ہوئے مال کو کتنا بڑھائے گا؟ چنانچہ فرماتا ہے:۔

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کَمَثَلِ حَبَّۃٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ کُلِّ سُنْۢبُلَۃٍ مِّائَۃُ حَبَّۃٍ ؕ وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۝ (البقرہ آیت ۲۶۲)

ترجمہ:۔ جو لوگ اپنے مالوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان (کے اِس فعل) کی حالت اُس دانہ کی حالت کے مشابہ ہے جو سات بالیں اُگائے اور ہر بالی میں سو دانہ ہو۔ اور اللہ جس کے لئے چاہتا ہے (اس سے بھی بڑھا (بڑھا کر) دیتا ہے۔ اور اللہ وسعت دینے والا اور بہت جاننے والا ہے۔

اب ظاہر ہے کہ جو شخص اولاد کی محبّت میں اندھا ہو کر خدا کی راہ میں اپنے مال کو خرچ نہیں کرتا بلکہ اسے اولاد کی خاطر جمع کر چھوڑتا ہے وہ اسے سات سو گنا بلکہ اس سے بھی زیادہ اضافے سے محروم کرتا ہے اور سمجھتا یہ ہے کہ وہ بخل سے کام لے کر اولاد کی جڑ بنا رہا ہے حالانکہ وہ جڑ نہیں بنا رہا ہوتا بلکہ جڑ کاٹ رہا ہوتا ہے۔ وہ اس کے ساتھ خیرخواہی نہیں بلکہ دشمنی کر رہا ہوتا ہے۔ پس اولاد کے لئے مستقبل میں سرمایہ فراہم کرنے کی خاطر بخل سے کام لے کر اپنے مال کو خدا کی راہ میں خرچ نہ کرنا پرلے درجہ کی حماقت ثابت ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے سورۃ التغابن میں یہ بتانے کے معًا بعد کہ مال اور اولاد فتنہ ہیں مومنوں کو مخاطب کر کے فرمایا ہے:۔

فَاتَّقُوا اللّٰہَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِیْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَیْرًا لِّاَنْفُسِکُمْ ؕ وَمَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِہٖ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ (التغابن آیت ۱۷)

ترجمہ:۔ پس جتنا ہو سکے اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس کی بات سُنو اور اس کی اطاعت کرو اور اپنے مال اس کی راہ میں خرچ کرتے رہو یہ تمہاری جانوں کے لئے بہتر ہو گا اور جو لوگ اپنے دل کے بخل سے بچائے جاتے ہیں وہ کامیاب ہوتے ہیں۔

اِن جملہ آیات سے ظاہر ہے کہ تمام عقلمندی اور دانشوری اسی میں ہے کہ انسان مال کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے میں بخل سے کام نہ لے بلکہ انشراحِ صدر کے ساتھ اسے خدا کی راہ میں خرچ کرے۔ اِسی میں اُس کی اپنی اور اپنی اولاد کی بھلائی اور بہتری ہے۔ جو شخص بخل سے کام لے کر خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتا وہ اپنے لئے اور اپنی آئندہ نسلوں کے لئے محتاجی کا خطرہ مول لیتا ہے برخلاف اِس کے جو شخص بشاشتِ قلب سے مال کو خدا کی راہ میں خرچ کرتا ہے وہ اپنے لئے اور اپنی نسلوں کے لئے خوشحالی اور تونگری کے سامان کرتا ہے اور مغفرت کا انعام اس پر مستزاد ہے اور وہی اصل انعام ہے۔ وہ اگر کسی کو مل جائے تو گویا سب کچھ مل گیا۔

# قرآن کریم پڑھانے کی اصل ذمّہ داری والدین پر ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا فرمان ہے کہ:۔

"اولاد کی تربیت اور اس کو قرآن کریم پڑھانے کی اصل ذمّہ داری والدین پر ہے۔ انہیں اس کے لئے خدا تعالیٰ کے سامنے جواب دِہ ہونا پڑے گا۔ ان سے سوال کیا جائے گا کہ انہوں نے اپنی اولاد کو اس نعمت یعنی قرآن کریم سے جو انہیں حاصل تھی کیوں محروم کر دیا۔"

(الفضل ۲۳ر فروری ۱۹۶۶ء)

احباب کا فرض ہے کہ قیامت کی جواب دہی سے بچنے کے لئے اپنے بچّوں کو قرآن کریم پڑھائیں اور اس نعمتِ عظمیٰ سے انہیں بہرہ ور فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد۔ تعلیم القرآن)

## درخواستِ دعا

خاکسار مختلف عوارض میں مبتلا ہے۔ چلنے پھرنے سے معذور ہے۔ دوسروں کے سہارے کے بغیر اُٹھ بیٹھ یا چل پھر نہیں سکتا۔

احبابِ جماعت دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے صحت عطا فرمائے۔ آمین

عبدالرحیم خان کاٹھ گڑھی
پنشنر صدر انجمن احمدیہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## اطمینانِ قلب کا ایک اہم ذریعہ

# ذکرِ الٰہی

(مکرم جناب صفدر نذیر صاحب متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

وَالَّذِیْنَ یَنْقُضُوْنَ عَھْدَ اللّٰہِ مِنْ بَعْدِ مِیْثَاقِہٖ وَیَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰہُ بِہٖ اَنْ یُّوْصَلَ وَیُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ اُولٰٓئِکَ لَھُمُ اللَّعْنَةُ وَلَھُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ۔ اَللّٰہُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ۔ وَفَرِحُوْا بِالْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ۔ وَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَیْہِ اٰیَةٌ مِّنْ رَّبِّہٖ۔ قُلْ اِنَّ اللّٰہَ یُضِلُّ مَنْ یَّشَآءُ وَیَھْدِیْٓ اِلَیْہِ مَنْ اَنَابَ۔ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُھُمْ بِذِکْرِ اللّٰہِ۔ اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ۔ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰی لَھُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ۔

(رعد ۲۶ ، ۳۰)

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو مختلف فطرتیں۔ استعدادیں اور طبیعتیں دے کر پیدا کیا ہے۔ جس طرح دو انسان آپس میں ظاہر شکل کے لحاظ سے کلی مشابہت نہیں رکھتے۔ اسی طرح اپنی فطرت اور سیرت کے لحاظ سے بھی کوئی دو انسان ایسے نہیں ملیں گے جو بالکل مطابقت رکھتے ہوں۔ یہ اختلاف صرف انفرادی ہی نہیں بلکہ قوموں اور ملکوں میں بھی باہم اختلاف ہے۔

اس قدر وسیع اور شدید اختلاف کے باوجود ہم سب ایک بات پر متفق اور متحد ہیں۔ یعنی ہر انسان راحت اطمینان قلب، خوشی اور سکون کی تلاش میں ہے۔

اگر تمام لوگوں کی کوششوں کو پرکھا جائے۔ تو سب کے سب اس دولت کے حصول کی خاطر جان تک دینے کے لئے تلے ہوئے ہیں اور تمام یہی چاہتے ہیں کہ کسی طرح اطمینان قلب اور سکون حاصل ہو جائے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اطمینان قلب ہے کیا چیز تو اس میں ہمیں شدید اختلاف ہے۔ لیکن اگر کسی سے یہ پوچھا جائے کہ تمہاری جدوجہد کا مقصد کیا ہے؟ تو کیوں محنت کرتا ہے۔ تو کیوں راتوں کو جاگتا اور دن کو دھوپ کی تپش برداشت کرتا ہے تو اس کے جواب میں یہی معلوم ہو گا کہ اطمینان قلب اور راحت اور خوشی کی خاطر یہ سب کچھ کیا جاتا ہے۔

سو یاد رہے کہ اطمینان لغت کی رو سے سکون اور امن کی حالت کو کہتے ہیں۔ اور یہ حالت تب حاصل ہوتی ہے جبکہ انسان کو اس کے مقاصد حاصل ہو جائیں۔ اور وہ ہر شر سے محفوظ ہو جائے۔

اگر دنیا کا بغور مطالعہ کیا جائے تو پتہ چلے گا کہ انسانوں نے اپنی راحت اور سکون اور اطمینان کے لئے نئے نئے طریقے ایجاد کئے ہیں۔ اور اپنی کسی عقل کی کمی کی وجہ سے غلط راستوں پر چل نکلے ہیں۔

کوئی شخص یہ سمجھتا ہے کہ وہ دولت کے ذریعہ اطمینان قلب حاصل کر سکتا ہے۔ یا یوں کہئے کہ خرید سکتا ہے۔ سو وہ دولت کے حصول میں لگ جاتا ہے۔ دوسرا اسے طاقت اور رسوخ کے بل بوتے پر حاصل کرنا چاہتا ہے۔ کوئی اکسابری کو علم کے شیشہ میں اتارنا چاہتا ہے۔ اور رات دن علم کے حصول میں ایک کر دیتا ہے۔ کوئی شاعرانہ تخیلات میں کھو کر اطمینان کا ذریعہ اور روح کی بے چینی کا مداوا سمجھ لیتا ہے۔ کوئی اسے دوستوں کی وفاداری میں۔ کوئی بیوی بچوں کی محبت میں تلاش کرتا ہے۔

اور کوئی شراب کے نشے میں چور ہو کر اور کوئی نفسانی شہوات کو پورا کر کے اور کوئی کلبوں اور سینما گھروں کی زینت بن کر اور کوئی ناچ گھروں میں راتیں گزار کر اطمینان حاصل کرنا چاہتا ہے۔ لیکن جب حاصل نہیں کر پاتا۔ تو پھر اپنی انہی کوششوں کو اور تیز کر دیتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کی جدوجہد دیوانگی اور وارفتگی کی حد تک پہنچ جاتی ہے۔ وہ پہلے سے بڑھ کر دولت کے انبار لگاتا ہے۔ اور اس کوشش میں وہ کئی ناجائز ذرائع استعمال کرتا ہے۔ کبھی انسان اطمینان قلب کی تلاش میں سمندر کی اتھاہ گہرائیوں تک اتر جاتا ہے۔ اور کبھی آسمان کی فضا کو چیرتا ہوا بلند سے بلند تر ہوتا جاتا ہے۔ کبھی پہاڑوں سے سر ٹکراتا اور کبھی صحراؤں میں سرگرداں پھرتا ہے۔ لیکن افسوس کہ وہ ناکامی کا منہ دیکھتا ہے۔ نہ تو ہوائی جہاز اور راکٹ آسمان سے اطمینان قلب کا تحفہ لاتے ہیں اور نہ آبدوز کشتیاں سمندر کی تہہ سے کوئی خزینہ تسکین لاتی ہیں۔ پھر جب انسان تمام طرف سے ناکام و نامراد ہو جاتا ہے۔ اور پھر اس دنیا سے راہ فرار سوچتا ہے۔ یعنی چلتی گاڑی کے نیچے آ کر یا گلے میں پھندا ڈال کر یا دریا میں چھلانگ لگا کر یا زہر کا پیالہ پی کر اس دنیائے فانی سے لعنتی موت مر کر چلا جاتا ہے۔

ایسا کیوں ہوتا ہے؟ ایسا اس لئے ہوتا ہے۔ کہ یہ تمام ذرائع اور طریقے سراسر غلط اور بے اصل ہیں۔ چونکہ یہ لوگ خدا سے دور ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ اپنے ارادہ میں کامیاب نہیں ہو پاتے۔ آئیے ذرا تصویر کا دوسرا رخ تو دیکھئے ایک وہ شخص جو کہ تنکوں کی بنی ہوئی جھونپڑی میں رہتا ہے۔ نیچے بچھانے کے لئے بوریا استعمال کرتا ہے۔ اور پہننے کے لئے کافی کپڑے بھی اس کے پاس نہیں۔ اور نہ ہی اعلیٰ قسم کے کھانے اس کے پاس ہیں۔ لیکن ان چیزوں کے باوجود وہ اطمینان اور سکون اور راحت سے زندگی گزار رہا ہے۔ ایسا کیوں ہے؟ جواب یہ ہے کہ یہ شخص دن رات اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا رہتا ہے۔ نماز باجماعت ادا کرتا ہے۔ اور ماہ صیام آنے پر روزے رکھتا ہے اور تسبیح و تحمید میں لگا رہتا ہے۔

سو اے دوستو! جان لو کہ اللہ کے ذکر میں ہی اطمینان قلب ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ۔

کیونکہ خدا تعالیٰ انسان کی ہر بات کو سنتا ہے۔ اسی لئے فرمایا۔

اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ (المومن ۶۱)

تم مجھے پکارو تو میں تمہاری پکار کا جواب دوں گا۔

اب پکارنے کے بھی بہت سے طریقے خود ہی خدا تعالیٰ نے بتا دیئے مثلاً

اول سب سے اہم طریق خدا کی یاد کا نماز ہے فرماتا ہے۔

اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِکْرِیْ (طٰہٰ ۱۵)

اور نمازوں میں بھی پنجگانہ نماز فرض ہے۔ اس کے علاوہ نوافل ہیں اور نوافل میں سب سے اہم تہجد ہے فرماتا ہے۔

وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ بُکْرَةً وَّاَصِیْلًا۔ وَمِنَ الَّیْلِ فَاسْجُدْ لَہٗ وَسَبِّحْہُ لَیْلًا طَوِیْلًا

(الدھر ۲۶، ۲۷)

اللہ کے نام کا صبح اور شام ذکر کر اور راتوں کو اس کے حضور سجدہ ریز ہو اور رات کا لمبا حصہ اس کی تسبیح میں گزارو۔

دوم۔ ہر وقت اٹھتے بیٹھتے خدا تعالیٰ کو یاد کرنا اور اس کی صفات کا تکرار ذکر کرنا اور ان پر غور کرنا خصوصاً پانچوں نمازوں کے بعد اور رات کو سوتے وقت ۳۳-۳۳ بار سبحان اللہ۔ الحمد للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر کہنا اس کے علاوہ اور بھی مسنون کلمات ہیں جو ذکر الٰہی کے لئے استعمال کرنے چاہئیں تسبیح و تحمید کے علاوہ درود و استغفار بھی ضروری ہیں۔

سوم۔ تلاوت قرآن کریم جیسا کہ فرمایا۔

ذِکْرٌ مُّبٰرَکٌ اَنْزَلْنٰہُ (الانبیاء ۵۱)

چہارم۔ ایسی مجالس میں اللہ کا ذکر
کرنا اور اس کی صفات بیان کرنا اور اس
کے ذکر کو بلند کرنے کی کوشش کرنا۔

پنجم۔ خدا کے پیغام کو دنیا تک
پہنچانا اور اس کے بندوں کو اس کی
طرف آنے اور اس اطمینان سے حصہ پانے
کی دعوت دینا۔

سو یہ پانچ اصولی طریقے ہیں جو
میں نے تحریر کر دیئے ہیں۔ انسان ہمیشہ
وہ کام کرتا ہے جس میں اس کو نفع
ہو اور اسے فائدہ پہنچتا ہے۔ تو آئیے
دیکھیں اللہ کو یاد کرنے کے کتنے ہی
فوائد ہیں۔ مثلاً

ا۔ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل
ہو جاتی ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ
یہ نیک کام ہے۔ اس سے اللہ دوسرے
کاموں کی طرح اس سے راضی ہو جاتا ہے
بلکہ اس سے وہ خاص طور پر راضی
ہوتا ہے۔ کیونکہ جس قدر کوئی بڑا کام ہو
اسی قدر اس کا بڑا انعام بھی دیا جاتا
ہے۔ ذکر کے متعلق ایک جگہ خدا تعالیٰ
فرماتا ہے۔

وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ
(عنکبوت ۴۶)

اللہ کا ذکر بہت بڑا ہے۔
دوسری جگہ فرماتا ہے۔

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ
مَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ
جَنّٰتِ عَدْنٍ ۔ وَ
رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ
(توبہ ع ۹)

کہ سب سے بڑا انعام رضوان اللہ
ہے۔ چونکہ اکبر کا انعام بھی اکبر ہوتا ہے
نہ کہ اصغر۔ اس لئے اس بڑے انعام
کو حاصل کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے
قرار دیا ہے کہ ذکر اللہ کرو گے تو یہ دوسرا
اکبر یعنی رضوان اللہ بھی مل جائے گا۔

دوسرا فائدہ یہ ہے کہ اس سے
اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے۔ چنانچہ
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ
تَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ
بِذِكْرِ اللّٰهِ اَلَا بِذِكْرِ
اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ
(رعد ع ۴)

قلوب کو ذکر سے طمانیت حاصل
ہوتی ہے

تیسرا فائدہ یہ ہے کہ ذکر کرنے
والے بندہ کو خدا اپنا دوست بنا لیتا ہے
اور اسی دنیا میں اپنی بارگاہ میں اسے
یاد کرتا ہے۔

فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ
وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا
تَكْفُرُوْنِ (بقرہ)

اے میرے بندو تم میرا ذکر کرو۔
میں تمہارا ذکر کروں گا۔ خدا تعالیٰ کا
یاد کرنا یہی ہے کہ وہ اپنے حضور
باریابی بخشتا ہے۔

چوتھا فائدہ یہ ہے کہ اللہ
کا ذکر انسان کو بدیوں سے روکتا
ہے۔ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا
ہے۔

اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ
مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ
الصَّلٰوةَ ۔ اِنَّ الصَّلٰوةَ
تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ
وَالْمُنْكَرِ ۔ وَلَذِكْرُ
اللّٰهِ اَكْبَرُ ۔ وَاللّٰهُ
يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ
(عنکبوت)

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو
خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تجھ کو خدا نے
جو کتاب دی ہے وہ لوگوں کو پڑھ
کر سنا اور نماز قائم کر۔ نماز بدیوں
اور برائیوں سے روکتی ہے۔ اور اللہ
کا ذکر کرنا بہت بڑا ہے اور جو کچھ
بیان کرتے ہو۔ اللہ اسے خوب جانتا
ہے۔

پانچواں فائدہ یہ ہے کہ دل
مضبوط ہوتا ہے۔ اور مقابلہ کی طاقت
پیدا ہوتی ہے۔ انسان ہارتا نہیں بلکہ
مقابلہ میں مضبوطی سے کھڑا رہتا ہے۔
جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا
اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً
فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا
اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ
تُفْلِحُوْنَ ۔
(انفال ۴۶)

اے مسلمانو! جب کسی طاقت
کے مقابلہ میں جاؤ اور وہ
زبردست ہو۔ تو کثرت سے
اللہ کا ذکر کرنا شروع کر دیا
کرو۔ اس سے یہ ہوگا کہ
تمہارے دشمن کے پاؤں
اکھڑ جائیں گے۔ اور تم اس
پر فتح پا لوگے۔

چھٹا فائدہ یہ ہے کہ
رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
ہے کہ قیامت کے دن سات آدمیوں
کے سر پر خدا کا سایہ ہوگا۔ اور ان
میں سے ایک ذکر کرنے والا ہے۔
رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے
ہیں کہ وہ ایسا خطرناک دن ہوگا کہ
اس سے تمام نبی ڈرتے ہوں گے۔

ساتواں فائدہ یہ ہے کہ گناہ
معاف ہوتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جو تکبیر و
تحمید و تسبیح کرتا ہے۔ اس کے گناہ
معاف ہو جاتے ہیں۔ گو مثل زبد البحر
یعنی سمندر کی جھاگ کے برابر کیوں نہ
ہوں۔

آٹھواں فائدہ یہ ہے کہ عقل تیز
ہو جاتی ہے۔ اور ذاکر پر ایسے ایسے
معارف اور نکات کھلتے ہیں۔ کہ وہ
خود بھی حیران ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے۔

اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ
الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ
لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ۔
الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ
اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا
وَّعَلٰي جُنُوْبِهِمْ وَ
يَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (آل عمران)

کہ زمین اور آسمان کی پیدائش اور دن
اور رات کے اختلاف میں بہت سی نشانیاں
ہیں۔ مگر انہی لوگوں کے لئے جو عقل والے
ہوں۔ پھر بتایا عقل والے وہ ہوتے ہیں۔
جو خدا تعالیٰ کے ذکر میں مشغول اور اس
کے کاموں پر فکر کرتے ہیں معروف
رہتے ہیں۔

نواں فائدہ یہ ہے کہ محبت الٰہی
بڑھتی ہے۔ انسان کا قاعدہ ہے کہ
جس چیز سے ہر وقت اسے تعلق رہے اس
سے انس پیدا ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ جس
گاؤں یا شہر میں رہتا ہے۔ اس سے
محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ پس جب بندہ
صبح و شام بلکہ ہر موقعہ پر خدا کو بار بار
یاد کرتا اور اس کا نام لیتا ہے تو آہستہ
آہستہ اللہ تعالیٰ کی محبت اس کے دل میں
بڑھتی جاتی ہے۔ (بحوالہ ذکر الٰہی صفحہ ۵۲ تا ۵۹)

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں زیادہ
سے ذکر الٰہی کرنے کی توفیق دے آمین

## متابعت قرآن کریم کی برکات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"آثار و انوار قبولیت حضرت احدیت انہیں لوگوں میں ظاہر ہوتے رہے ہیں اور اب بھی ظاہر ہو رہے ہیں۔ جنہوں نے اس پاک کلام کی متابعت اختیار کی دوسروں میں ہرگز ظاہر نہیں ہوتے"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۳۰۳)

قرآن پاک کی متابعت کے لئے اس کا پڑھنا اور سیکھنا ازبس ضروری ہے۔ انصار اللہ کے امتحانات اسی غرض سے رکھے گئے ہیں۔ ان میں شریک ہو کر آپ مندرجہ بالا برکات سے حصہ پا سکتے ہیں۔

(قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ)


## اشتہار نیلامی
## آمدنی محصول چونگی

ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ میونسپل کمیٹی ربوہ اپنی آمدنی محصول چونگیات برائے عرصہ ایک سال (از یکم جولائی ۱۹۷۹ء تا ۳۰ جون ۱۹۸۰ء) بذریعہ نیلام عام ٹھیکہ پر دے رہی ہے۔

نیلامی مورخہ ۳۰-۶-۷۹ بوقت ۱۱ بجے قبل دوپہر میونسپل کمیٹی ربوہ میں ہوگی۔

کاروباری حضرات کے لئے نادر موقعہ ہے۔ خواہشمند حضرات تاریخ اور وقت مقررہ پر نیلامی میں حصہ لے کر فائدہ اٹھائیں۔ شرائط نیلام دفتری اوقات کار میں ٹیکسیشن آفیسر میونسپل کمیٹی ربوہ کے دفتر سے ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔

المشتہر:۔ نذیر احمد چوہدری ایڈیشنل مجسٹریٹ ایڈمنسٹریٹر بلدیہ ربوہ

IPL 364

# تاریخِ احمدیت کا ایک ورق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## آج سے ۴۶ سال پہلے — ۲۶/جون ۱۹۳۳ء

# ضلع حصار کے مسلمانوں پر ہندوؤں کے مظالم اور جماعت احمدیہ کی امداد

## مقامی مسلمانوں کی درخواست پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی فوری کارروائی

جماعت احمدیہ کو ہمیشہ سے یہ فخر حاصل رہا ہے کہ باوجود انتہائی کم وسیلہ ہونے کے اس جماعت نے مسلمانانِ عالم کی مدد کرنے کی کسی بھی موقعہ پر سستی نہیں دکھائی اور بلا لحاظ عقیدہ و مذہب خدائے واحد کے پرستاروں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیواؤں کی حمایت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔

آج سے ۴۶ سال پہلے ۲۶ جون ۱۹۳۳ء کو مشرقی پنجاب کے ضلع حصار کے تین معزز غیر احمدی مسلمانوں نے امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد (رضی اللہ عنہ) کی خدمت اقدس میں ایک خط لکھا جس کا ایک اقتباس درج ذیل ہے:۔

"حضور کو معلوم ہوگا کہ ہندو مہاسبھا کی سفاکانہ تجاویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ہندوؤں نے انبالہ ڈویژن خصوصاً ضلع حصار کو اپنی آماجگاہ بنایا ہوا ہے ..... مسلمانانِ ضلع کی ہر طرح سے خراب و خستہ حالت کے سامان مہیا کر دیئے گئے ہیں جس کی وجہ سے یہاں کی مسلم آبادی کی حالت وہی ہے جو بنی اسرائیل کی حضرت موسیٰؑ کی بعثت سے قبل فرعون کے زمانہ میں تھی ..... ان خطرناک، بربادکن حالات کی موجودگی میں یہاں کے مسلمانوں کی حالت قابل رحم ہے جس پر میرے چند احباب مسلم پبلک کی جانب سے ہدایت ہوئی ہے کہ حضور کی خدمت میں عرض کیا جاوے کہ اندریں بارہ توجہ فرما کر ہماری فوری امداد فرمائی جاوے۔ دستخط جان محمد صاحب آنریری سیکرٹری زمیندارہ بنک حصار۔ مولوی محمد شریف صاحب بی۔ اے ایل ایل بی۔ وکیل حصار۔ خان عزیز الحسن ملان صاحب حجرائی بی اے۔ ایل ایل بی۔ وکیل حصار"۔

چنانچہ مسلمانانِ حصار کی اس اپیل پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اخوتِ اسلامی کے جذبہ سے متاثر ہو کر فوری طور پر اپنے نمائندے بھیجے اور تقریباً ڈیڑھ دو سال کی جانگسل کوششوں سے اس علاقہ کے عوام کو ہندوؤں کی چیرہ دستیوں سے آزاد کروا دیا گیا اور اس علاقے کے مسلم دشمن ایس پی۔ ڈپٹی کمشنر اور سول سرجن کو تبدیل کروا دیا گیا اور مسلمانوں کو امن کی نیند سونے کا موقع مل سکا۔ اس ضمن میں یہ بات واضح کرنی ضروری ہے کہ اس علاقہ میں جماعت احمدیہ کی امداد طلب کرنے والے معزز افراد غیر احمدی مسلمان تھے۔ تاریخ احمدیت جلد ہفتم ص ۲ پر اس واقعہ کی تفاصیل درج ہیں۔

## بڈھلاڈا کا حادثہ

اس کے مطابق اس واقعہ کی تفصیلات یوں ہیں کہ ضلع حصار میں بڈھلاڈا ایک مشہور منڈی ہے۔ ہندو فرقہ پرستوں کے گروہوں نے ایک دن منظم منصوبہ بندی کر کے ڈاکوؤں کے ایک گروہ سے ساز باز کی اور ایک دن تین ڈاکو بندوقوں سے مسلح ہو کر قصبہ بڈھلاڈا ضلع حصار میں آئے اور سولہ مسلمانوں کو گولیوں کا نشانہ بنایا جس میں سے سات جاں بحق ہوگئے اور جو زندہ بچے ان میں سے بعض ہمیشہ کے لئے معذور ہوگئے۔ اس واقعہ سے مسلمان اتنے ڈر گئے کہ کئی روز تک گھروں میں بند رہے۔ بعض چوہدری چھپے حصار اور لاہور پہنچے اور اخبارات کو اس بارہ میں اطلاع دی اور یہ بھی بتایا کہ اگرچہ سکھ ایس پی اور ہندو ڈپٹی کمشنر کو اس واقعے سے قبل ہندوؤں کی سازشوں سے مطلع کیا گیا تھا مگر انہوں نے ابھی تک اس سلسلے میں کوئی اقدام نہیں کیا۔ حصار کے مسلمان پنجاب کے مسلمان لیڈروں تک پہنچے مگر کسی نے ایک نہ سنی اور الٹا یہ ہوا کہ حکام نے مسلمانوں کے علاقہ میں پولیس کی ایک تعزیری چوکی بٹھا دی اور اس کے اخراجات بھی مسلمانوں پر ڈال دیئے۔

## امام جماعت احمدیہ سے درخواست

آخر بڈھلاڈا کے چند صاحب عقل اور سمجھدار مسلمانوں نے ایک روز مسجد میں اکٹھا ہو کر یہ طے کیا کہ اس بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (رضی اللہ عنہ) سے مدد کی درخواست کی جائے اور تمام مسلمانوں نے خطیب مسجد سمیت اس بات کا عہد کیا کہ کسی قسم کا مذہبی اختلاف پیدا نہیں کیا جائے گا۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں قادیان تار دیا گیا اور دادرسی کی درخواست کی گئی۔ حضور نے فوری طور پر مکرم جناب صوفی عبدالقدیر کو بھیجا جنہوں نے واقعات کی رپورٹ حضور کی خدمت میں پیش کی۔ اس دوران میں ہندوؤں نے واقعات کو دبا دیا اور معاملہ محض ایک ڈاکو کی رپورٹ کر کے تحقیقات مکمل کر دی۔ مکرم صوفی صاحب نے اس علاقے میں مسلمانوں پر مشتمل ایک ایسوسی ایشن قائم کر دی جس کے تحت مسلمانوں کی دادرسی کا سلسلہ آگے بڑھایا گیا۔ اس دوران میں ایسوسی ایشن کے صدر نے یکے بعد دیگرے مختلف تار اور خطوط بھجوانے شروع کر دیئے جس پر حضور نے مکرم چوہدری مظفر الدین صاحب بی۔ اے بنگالی کو وہاں بھجوایا جنہوں نے اس دبے ہوئے کیس کو ازسرِ نو زندہ کیا۔ مقدمات میں پھنسے ہوئے مسلمانوں کی ضمانتیں کروائیں لاہور کے اخبارات ایسٹرن ٹائمز اور روزنامہ "سیاست" میں مضامین لکھے اور اس صورتِ حال سے اہلِ ملک کو روشناس کروایا۔ اور اس پر پہلی کامیابی یہ ملی کہ حصار کے مسلم دشمن سکھ ایس۔ پی۔ کو ٹرانسفر کر دیا گیا اور اس کی جگہ ایک یورپین ایس پی آگیا۔ چوہدری مظفر الدین نئے ایس۔ پی سے ملے اور کہا کہ ایک تو مسلمانوں پر ظلم ہوا اور دوسرے پولیس کی تعزیری چوکی بھی انہی پر بٹھائی گئی ہے اور خرچہ غریب مسلمانوں پر ڈال دیا گیا۔ ایس۔ پی نے اس پر مسلمانوں کو اس مصیبت سے نجات دلوائی۔ چنانچہ مسلمان محلہ میں بہت خوشی منائی گئی اور ان کے حوصلے بلند ہوگئے۔

> "اقوام کی ترقی میں تاریخ سے آگاہ ہونا ایک بہت بڑا محرک ہوتا ہے"
> (حضرت المصلح الموعودؓ)

مکرم چوہدری صاحب نے مسلمانوں کو حوصلہ دلوایا اور جو مسلمان گھروں سے نکلتے ہوئے ڈرتے تھے ان کو کبڈی اور گتکا کے کھیلوں کی تحریک کی اور مسلمان محلہ کے نزدیک یہ کھیل شروع ہوگئے اسی طرح سے اس علاقے میں جہاں مسلمانوں کی خورد و نوش کے لئے ایک بھی دکان نہ تھی چوہدری مظفر الدین صاحب کی کوششوں سے پانچ چھ دکانیں کھل گئیں

## ڈاکو پکڑے گئے

اس دوران میں پٹیالہ کے ایک احمدی پولیس انسپکٹر کی کوشش سے بڈھلاڈا کیس میں مفرور ڈاکو بھی پکڑے گئے اور یہ مردہ کیس زندہ ہوگیا۔ عدالت میں مقدمہ چلا اور دونوں کو سزائے موت ہوئی۔ مکرم چوہدری صاحب نے کوشش کی جو ہندو اس سازش کی پشت پر تھے ان پر بھی مقدمہ چلوایا جائے۔ مگر ناکافی شہادتوں کی وجہ سے اس میں کامیابی نہ ہوسکی۔

اس اثناء میں بڈھلاڈا جیسا ہی ایک واقعہ حصار شہر کے نزدیک ایک گاؤں میں پیش آگیا جس میں کئی مسلمان مارے گئے۔ مکرم چوہدری صاحب نے اس واقعہ کی اخبارات میں تشہیر کروائی اور ڈسٹرکٹ مسلم ایسوسی ایشن سے

(... [illegible])

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# حاجی ملک عبدالرحیم صاحب مرحوم کا ذکر خیر

(مکرم ملک سعید احمد صاحب سمبڑیالی۔ بدین سندھ)

ملک عظیم بخش کے فرزند اکبر حضرت حاجی ملک عبدالرحیم صاحب ۱۸۸۲ء کو بیلی چک ضلع گورداسپور مشرقی پنجاب میں پیدا ہوئے۔ آپ قوم ککے زئی سے تعلق رکھتے تھے۔ بچپن سے ہی بہت نیک تقویٰ شعار تھے۔ نماز روزہ کے ہمیشہ سے پابند تھے۔ ریاست کلانور میں ملازمت کرتے تھے۔ نواب آف ریاست آپ کو نیک اور پابند صوم و صلوٰۃ کی وجہ سے بہت عزت کرتا تھا۔ ملک اکبر خان اصغر صاحب کراچی بیان کرتے تھے کہ میں نے آپ کو بیس سال کی عمر میں دیکھا آپ تہجد گذار اور نماز کے پابند تھے۔ ۱۹۱۵ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوئے۔ قیام پاکستان کے بعد آپ نے کراچی کے علاقہ گولی مار میں مستقل سکونت اختیار کی اور باباگولی مار والے کے نام سے مشہور ہوئے۔ فجر کی نماز کے واسطے ارد گرد کے تمام لوگوں کو بیدار کرتے کہ اٹھو فجر کی نماز پڑھو اور اپنے پروردگار کا شکر ادا کرو جو آپ سے ملنے کے لئے آتا اسے نماز کی بہت تاکید کرتے بلکہ تہجد پڑھنے کی تلقین فرماتے۔ خود تو ساری عمر تہجد پڑھتے رہے۔ بچوں کے ساتھ بہت پیار کرتے اور ان کے لئے دعا کرتے۔ آپ کا یہ معمول تھا کہ جمعہ کے دن فجر کی نماز کے بعد جمعہ کی نماز کے لئے تیاری شروع کر دیتے۔ سب سے پہلے احمدیہ ہال میں پہنچنے کی کوشش کرتے۔ ہمیشہ بس میں سفر کرتے حالانکہ بعض وقت رکشہ یا ٹیکسی میں سفر کے لئے بعض دوست اصرار کرتے مگر آپ فرمایا کرتے تھے کہ بس میں سفر کرنے سے تبلیغ کا موقع مل جاتا ہے ملاقات کے لئے آنے والوں سے بہت محبت کرتے بہت خوش ہوتے اور ان کے لئے بہت دعا کرتے۔ اکثر دوست ملاقات کے بعد باباجی سے درخواست دعا کرتے رہتے تھے۔ آپ ہر آنے والے کی بہت تواضع کرتے بازار جا کر کچھ کھانے کے لئے خود لے کر آتے۔ اپنے پاس کچھ چیزیں منگوا کر رکھ دیتے اور اس میں سے کچھ کھانے کے لئے بھی دیتے گولی مار مارکیٹ کے سامنے ایک قطعہ زمین مسجد کے لئے وقف کیا اور مسجد تعمیر کروانے میں بہت کوشش کی۔ بعد تعمیر اس کو آباد رکھنے کی ہمیشہ کوشش کرتے رہے۔ باقاعدگی سے پانچ وقت اذان اور باجماعت نماز کا اہتمام فرماتے اور اپنی عمر کے آخری وقت تک مسجد کی آبادی کا فکر لاحق رہا اور اپنے بچوں کو مسجد کے آباد رکھنے کی تاکید فرماتے رہے۔ آپ چونکہ موصی تھے۔ وصیت کی ادائیگی کے متعلق بہت خیال کرتے رہتے تھے۔ اپنی زندگی کے آخری جمعہ احمدیہ ہال کراچی میں نماز جمعہ کے بعد سیکرٹری مال و سیکرٹری وصایا سے ملاقات کی اور اپنا تمام حساب چیک کروایا چندہ کی ادائیگی کی۔ تمام دوستوں سے خود فرداً فرداً گلے ملتے رہے اور ساتھ کہتے جاتے کہ اب میں جا رہا ہوں۔ ہفتہ کے روز بیمار ہوئے اور دوسرے جمعہ سے پہلے اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

آپ نے ۹۷ سال عمر پائی۔

احمدیت سے والہانہ عشق رکھتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ بہت محبت رکھتے تھے ہر وقت اٹھتے بیٹھتے آپ حضور کے لئے دعائیں کرتے رہتے تھے

آپ کا جنازہ آپ کے لڑکے ملک حفیظ الرحمٰن کراچی سے بذریعہ جہاز لائل پور اور پھر ربوہ لے گئے جہاں بعد نماز جنازہ بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔ آپ نے اپنی یادگار میں چھ لڑکے اور ایک لڑکی چھوڑی ہے پانچ لڑکے کراچی میں آباد ہیں۔ ایک لڑکا لندن میں قیام پذیر ہے۔ سب شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے باباجی کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور باباجی کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

## تاریخ احمدیت کا ایک ورق (بقیہ صفحہ ۵)

قرارداد میں پاس کروا کر اخبارات میں بھجوائیں اس اثناء میں گورنر نے اس علاقے کا دورہ کیا تو مکرم چوہدری صاحب کی کوششوں سے ایک میمورنڈم تیار کر کے گورنر کو دیا گیا جس میں اس علاقے میں امن و امان کی ناقص صورت حال پر روشنی ڈالی گئی اور بتایا گیا کہ بعض علاقوں میں سرکاری انتظامیہ کے مساوی ایک انتظامیہ قائم ہے جو کہ ڈی سی کے علم میں ہے مگر وہ ہندوؤں کی سرپرستی کر رہا ہے۔ اس میمورنڈم کی بھی وسیع پیمانے پر اشاعت کی گئی اور قادیان سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (رضی اللہ عنہ) کی کوششوں سے حصار کے ڈی سی اور سول سرجن کا تبادلہ کروا دیا گیا جس سے ہندوؤں کے ظلم و تشدد کا شکار مسلمانوں کو سکھ کا سانس ملا۔

چوہدری مظفر الدین صاحب بی۔ اے بنگالی اس علاقے میں قریباً ایک سال رہے مگر انہوں نے کبھی مقامی مسلم آبادی سے کوئی پیسہ نہیں لیا۔ ان کے اخراجات حصار کی جماعت احمدیہ نے اٹھائے اس سلسلے میں یہ بات بھی اہم ہے کہ جو قصبہ اس سارے قصے میں زیادہ متاثر ہوا یعنی بڈھ لاڈا کا قصبہ وہاں پر ایک بھی احمدی نہیں تھا۔ (مرتب: یوسف سہیل شوق۔ ربوہ)

## نوجوان اپنی زندگیاں وقف کریں

تحریک جدید کے مطالبات میں سے ایک اہم مطالبہ وقف زندگی ہے۔ آج اسلام اور احمدیت کو ایسے نوجوانوں کی ضرورت ہے جو کہ دین کی خدمت کے لئے اپنی ساری زندگی وقف کر دیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کے لئے اور اس ملک میں بھی اللہ تعالیٰ کا نام بلند کرنے اور سلسلہ کے کاموں کو مضبوطی سے چلانے کے لئے مجھے ایسے نوجوانوں کی ضرورت ہے جو اپنی زندگیاں خدمت دین کے لئے وقف کریں۔ میں شروع سے بتاتا چلا آرہا ہوں کہ تحریک جدید کا کام وسیع کرنے کے لئے ہمارے پاس روپیہ نہیں۔ اگر ساری جماعت اپنی ساری دولت بھی دے دے تب بھی اتنا روپیہ ہمارے ہاتھ میں نہیں آسکتا جس کے ذریعہ ہم اس کام کو سرانجام دے سکیں جو اس وقت ہمارے سامنے ہے۔ اگر ہم کام کر سکتے ہیں تو اسی طرح کہ نوجوان اپنی زندگیاں وقف کریں اور قلیل گذاروں پر جو ان کی حیثیت کے لحاظ سے قلیل ہوں کام کریں ۔۔۔

پس آج میں پھر اپنی جماعت کے نوجوانوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ ہمت کر کے آگے آئیں اور اسی جوش کا ثبوت دیں جس کا اظہار وہ اسی طرح کیا کرتے ہیں کہ ہم اپنی جانیں احمدیت کی عزت کی حفاظت کے لئے قربان کرنے کے لئے تیار ہیں"

(الفضل ۸ دسمبر ۱۹۳۸ء)

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

## درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کی بھانجی خالدہ رحمان بنت ڈاکٹر عبدالرحمان صاحب کریم پارک راوی روڈ لاہور بعارضہ فالج بیمار ہے اور میو ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین

(یوسف علی۔ دارالرحمت شرقی۔ ربوہ)

۲۔ خاکسار پڑھائی میں کمزور ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ پڑھائی میں ترقی کرنے اور اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے دعا فرمائیں۔

ملک عبدالسلام عارف ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔

قائدین اضلاع سالانہ اجتماع خدام و اطفال ۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر ۱۹۷۹ء میں جملہ مجالس ضلع کے نمائندگی کے لئے تحریک فرمائیے

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسی لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

## مسل نمبر ۲۴۱۴۴

مَیں سرور بیگم لون زوجہ فضل کریم صاحب لون قوم لون پیشہ گورنمنٹ پنشن عمر ۶۴ سال بیعت ۱۹۳۱ء ساکن جلنگھم ضلع انگلینڈ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۷۹ ۲۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

۱۔ زیور طلائی ۱/۲ ۱۴ تولے مالیت -/۶۰۹ پونڈ۔

نقد -/۱۰۰۰ پونڈ

۲۔ حق مہر (وصول شدہ) -/۵۰۰ روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۴۰ پونڈ ماہوار آمد بصورت پنشن ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ سرور بیگم لون

گواہ شد فضل کریم لون ولد امام الدین صاحب لون۔

گواہ شد ولید احمد ولد لئیق احمد صاحب۔

54-ARDEN ST.

GILLINGHAM ENGLAND

## مسل نمبر ۲۴۱۴۵

مَیں میاں شاہد احمد ولد میاں بشیر احمد صاحب قوم ککے زئی پیشہ سروس عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 137/9-L حال مسقط ضلع ساہیوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۷۹ ۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۹۵ ریال عمانی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد میاں شاہد احمد

پوسٹ بکس ۸۴ مسقط

گواہ شد چوہدری محمود احمد ولد چوہدری خورشید احمد صاحب۔

وصیت نمبر ۲۱۴۹۲

گواہ شد رشید احمد ملک ولد ملک عبدالمجید صاحب وصیت نمبر ۲۱۴۳۵

## مسل نمبر ۲۴۱۴۶

مَیں چوہدری نذیر احمد ولد چوہدری خوشی محمد صاحب قوم جٹ وڑائچ پیشہ کاشتکاری عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی ساکن کھیریانوالی ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۷۹ ۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

۱۔ دس ایکڑ اراضی دریا برد جس کی نہ قیمت اور نہ ہی آمد ہے۔

۲۔ ۷ مرلہ پلاٹ ۱۶/۱۰ دارالعلوم شرقی ربوہ مالیت -/۱۰،۰۰۰ روپے

۳۔ مکان پختہ ۱۰ مرلہ موضع کھیریانوالی مالیت -/۳۰،۰۰۰ روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰۰ روپے سالانہ آمد بصورت کاشتکاری ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ سے منظور فرمائی جائے۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد نذیر احمد

گواہ شد: ماسٹر محمد شفیع

وصیت نمبر ۱۳۳۱۴۔

گواہ شد اکبر علی شاہ

وصیت نمبر ۲۲۵۲۶۔

## مسل نمبر ۲۴۱۴۷

مَیں رضیہ محمودہ ولد فضل القادر صاحب قوم گوجر پیشہ طالب علمی عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی ساکن ۱۴/۷ گ۔ ب ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۷۹ ۲۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ رضیہ محمودہ

گواہ شد فضل القادر (والد موصیہ) چک ۱۴/۷ گ۔ ب ضلع فیصل آباد۔

گواہ شد چوہدری عطاء اللہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع فیصل آباد۔

## مسل نمبر ۲۴۱۴۸

مَیں نصیر احمد ناصر ولد چوہدری بشیر احمد صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ تعلیم عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی ساکن جھنگ شہر ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۷۹ ۲۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۰۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد نصیر احمد

گواہ شد مرزا مزار محمد

وصیت نمبر ۱۴۳۳۵

گواہ شد علی محمد وصیت نمبر ۱۳۸۲۶

سیکرٹری رشتہ و ناطہ جماعت احمدیہ جھنگ۔

الفضل میں

اشتہار دے کر اپنی تجارت

کو فروغ دیں!

# ٭ سمن برگ ٭ سمن زار و رحمان آباد

ہاؤسنگ سکیموں کی شاندار کامیابی کے بعد اٹلس انٹرنیشنل کی جانب

سے جدید دور کی عمدہ سہولیات سے آراستہ ایک اور

## عظیم الشان رہائشی منصوبہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایل ڈی اے سے منظور شدہ

# الحمرا ٹاؤن

**محل وقوع**

یونیورسٹی نیوکیمپس سے صرف ۲½ میل کے فاصلے پر۔

**پلاننگ**

جدید ترین تکنیک سے آراستہ و مغربی طرزِ رہائش کے معیار کے مطابق

**بینک**

مسلم کمرشل بنک۔ وحدت روڈ۔ لاہور

**نقشہ ملحقہ آبادی**

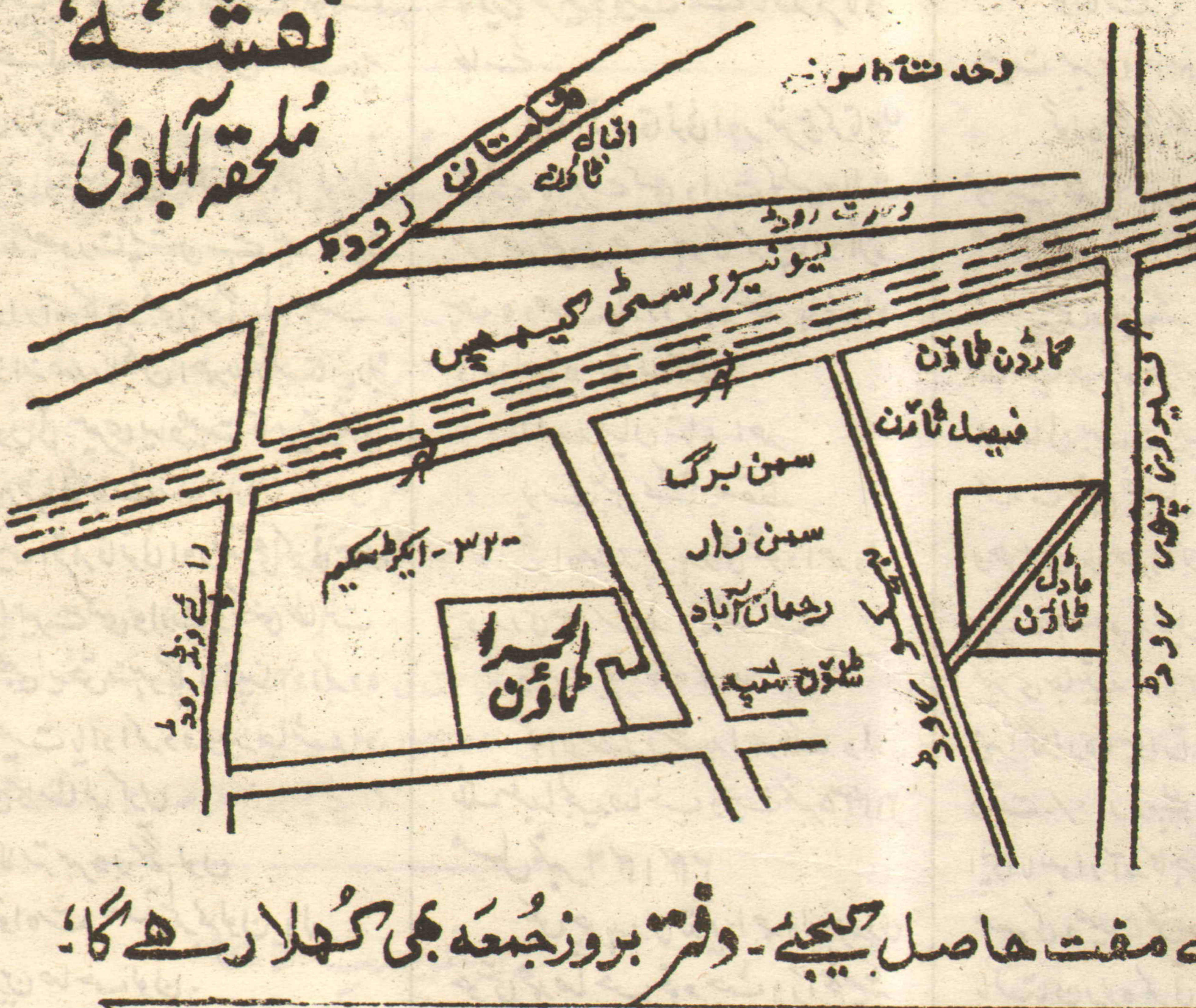


**خصوصیات**

- جدید ٹرانسپورٹ کا انتظام
- تعلیمی و طبی سہولت کے لئے سکول و ہسپتال
- سرسبز و شاداب علاقہ
- تفریح کے لئے پارک
- وسیع و عریض شاپنگ مرکز
- بجلی، پانی و سیوریج کا جدید ترین انتظام
- مسجد، مہذب ماحول، کشادہ سڑکیں
- بیرون ممالک میں مقیم پاکستانیوں کے لئے مخصوص پلاٹ

پراسپکٹس دفتر سے مفت حاصل کیجئے۔ دفتر بروز جمعہ بھی کھلا رہے گا!

اوقاتِ رابطہ: صبح ۸ بجے تا ایک بجے دوپہر۔ ۳ بجے دوپہر تا ۸ بجے رات۔ فون نمبر ۸۵۳۱۰۲

ڈویلپمنٹ کا آغاز کر دیا گیا ہے

## اٹلس انٹرنیشنل

فیض روڈ۔ مسلم ٹاؤن۔ لاہور